بدقسمتی سے مسلمانوں کے عالمی ادارے بھی بے جان ہو چکے ہیں۔ان میں بھی اتنی قوت نہیں ہے۔کہ وہ اس کا مداوا کر سکیں۔اسلامی سربراہی کانفرنس ایک مردہ گھوڑا ہے۔کم از کم تمام اسلامی ممالک، سلامتی کونسل میں یہ آواز اٹھائیں کہ فوری طور پر یہ قتل عام بند کیا جا سکے۔اوران مسلمانوں کو کسی محفوظ جگہ منتقل کیا جائے۔مگر افسوس پاکستان سمیت کسی اسلامی ملک کو یہ توفیق نہیں ہوئی۔

یہ سلسلہ جاری رہا تو خطرہ کہ چند دنوں میں 90 ہزار مسلمان زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور ہم سب اس کے ذمہ دار ہونگے۔بہت سی ایسی جماعتیں اور تنظیمیں موجود ہیں جو اربوں روپے فنڈ اکٹھا کرتی ہیں۔لیکن انہیں بھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ برما کے مسلمانوں کی مدد کر سکیں۔

ہم ان سطور کے ذریعے عالمی ضمیر کو جھنجوڑ نا چاہتے ہیں۔اورانہیں احساس دلانا چاہتے ہیں۔کہ انسانیت کے نام پر ان بے گناہ مسلمانوں کو بچائیں۔اورانہیں محفوظ جگہ منتقل کرنے میں مدد کریں۔اور مسلمان ممالک سے گذارش ہے کہ وہ انہیں اپنے ہاں پناہ دیں۔ان کے لیے الگ بستیاں آباد کریں۔یاد رکھیں آپ کی خاموشی بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہوگی۔آج اگر برما کے مسلمان ظلم وزیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔تو کل آپ بھی ان حالات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔اورکوئی آپ کی خبرگیری کرنے والا نہ ہوگا۔

عظیم سکالر معروف مصنف مولانا محمود احمد غضنفر رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔۔۔۔۔ جوار رحمت میں!

تمام علمی، دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز عالم دین معروف مترجم ومصنف مولانا محمود احمد غضنفر رحلت فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مولانا محمود احمد غضنفر جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے قابل فخر سپوت تھے۔انہوں نے 1965 میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پائی۔آپ نے فراغت کے بعد متعدد مقامات پر دینی، دعوتی، تعلیمی، تحقیقی خدمات سرانجام دیں۔خصوصاً لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔آپ نے میاں فضل حق کی سرپرستی میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اکیڈمی کی بنیاد رکھی۔اور متعدد کتب اور دعوتی رسائل شائع کیے۔آپ ایک عرصہ تک جامع مسجد مزمل بندروڈ میں بھی خطیب رہے۔پھر جامعہ الفیصل الاسلامیہ قائم کیا۔اور ایک عمدہ اسلوب کے ساتھ دینی تعلیم کا آغاز کیا۔لیکن بعض مالی مجبوریوں کی وجہ سے زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکا۔آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔عربی زبان پر مکمل عبور حاصل تھا۔یہی وجہ ہے کہ آپ نے لاتعداد عربی کتب کا اردو میں لاجواب ترجمہ کیا۔جسے تمام حلقوں میں بے حد پسند کیا گیا۔خصوصاً صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین علیھم آپ کا پسندیدہ موضوع تھا۔لہذا

زیادہ تر کتب انہی شخصیات عظام کے بارے میں ہیں۔آج یہ کتب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوکر گھروں اور لائبریریوں کی زینت ہیں۔اور لوگ برابر استفادہ کرر ہے ہیں۔

مولانا بہت اچھے خطیب بھی تھے۔اور نہایت سنجیدہ اور متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔آپ کی تقریر بہت منظم اور مرتب ہوتی۔قرآن وسنت اور سیرت وتاریخ سے دلائل بیان کرتے تھے۔عام مجلسوں میں بھی آپ بہت عمدہ گفتگو کے ماہر تھے اور اپنی بات عمدہ سلیقے سے سمجھا دیتے تھے۔

مولانا نے مختصر ممالک کے بیسیوں سفر کیے۔جن میں سعودی عرب،امارات،برطانیہ شامل ہیں۔اور ان میں آپ کا وسیع حلقہ احباب موجود ہے۔آپ بہت بااخلاق اور ملنسار تھے۔بڑوں کا احترام کرتے۔اور نہایت ادب سے ان کا نام لیتے تھے۔اوران کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے۔اوردعائیں دیتے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ آپ کو بڑی محبت تھی۔لاہور سے اپنے آبائی گاؤں ڈگورہ نزد ٹھیکری والا جھنگ روڈ فیصل آباد جاتے ہوئے جامعہ میں ضرور تشریف لاتے۔اور فرمایا کرتے کہ جامعہ آکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں۔آخری ایام میں علالت اور معذوری کی وجہ سے سفر مشکل ہوتا تھا۔تو پھر بذریعہ فون رابطے میں رہتے۔متعدد بار خط کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار فرماتے تھے۔ان کی رحلت سے جہاں ان کے لواحقین متاثر ہوئے ہیں۔وہاں ان کی کتب کا مطالعہ کرنے والے ایک وسیع حلقہ اور خصوصاً جامعہ سلفیہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔اور ہم سب ایک قابل ترین مصنف،مترجم اور عالم دین سے محروم ہوئے ہیں۔بلاشبہ ایسے عالی دماغ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطافرمائے۔اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین۔

جامعہ کی انتظامیہ اساتذہ اور طلبہ غم کی اس گھڑی میں پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

علامہ پروفیسر سینٹر ساجد میر صاحب کا اعزاز

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت اور شادمانی کے ساتھ سنی اور پڑھی گئی کہ ممتاز عالم دین اور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کو رابطہ العالم الاسلامی مکہ مکرمہ کا پانچ سال کے لیے تاسیسی رکن منتخب کیا گیا ہے۔اس انتخاب پر ہم جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ، اساتذہ اور